جلد ۲۹ | ۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش | ۲ رمضان المبارک ۱۳۶۰ ھ | ۲۴ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ ء | نمبر ۲۱۹

ڈلہوزی کے واقعہ کے بعد غیر مبایعین کا نہایت شرمناک رویہ

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے نام ڈاک میں ایک قابل اعتراض پیکٹ آنے پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کوٹھی دی اوکس ڈلہوزی پر پولیس کے بعض لوگوں نے جو بے جا حرکات کیں۔ ان کی تفصیل احباب "الفضل" میں پڑھ چکے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس واقعہ میں کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں۔ جو حضور یا جماعت احمدیہ کے لئے موجب طعن سمجھی جا سکے۔ بلکہ یہ حضور اور جماعت احمدیہ کی انتہائی مظلومیت۔ اور اس مظلومیت پر انتہائی صبر و شرافت کا ایک بے نظیر نمونہ ہے۔ چنانچہ جہاں اس موقعہ پر مخلصین جماعت کے جذبات حد درجہ مجروح ہوئے ہیں۔ وہاں اس واقعہ پر بہت سے معزز غیر احمدی اور غیر مسلم احباب نے بھی ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور اخبارات میں پولیس کے اس رویہ کے خلاف متعدد غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کی طرف سے احتجاج بھی کیا گیا ہے۔ لیکن غیر مبایعین کی پارٹی کے ساتھ تعلق رکھنے والے بعض لوگوں نے اس موقعہ پر بھی جو رویہ اختیار کیا ہے وہ نہایت ہی افسوسناک بلکہ سراسر کمینہ ہے اور اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حق و صداقت کی مخالفت اور عداوت کس طرح انسان کو اخلاق فاضلہ اور معمولی متانت و وقار اور متانت اور شرافت سے محروم کر دیتی ہے۔

ہمارے ایک معزز دوست نے جو ان دنوں ڈلہوزی میں مقیم ہیں۔ اپنے تازہ خط میں لکھا ہے۔ کہ اس واقعہ پر ڈلہوزی میں مقیم غیر مبایعین بہت خوشیاں منا رہے ہیں۔ یہ دوست لکھتے ہیں:-

"ایک پیغامی نوجوان مجھے ملا۔ اس نے پوچھا۔ کہ "مرزا صاحب چلے گئے ہیں" میں نے کہا "ہاں" کہنے لگا۔ کہ "اتنی جلدی کیوں واپس چلے گئے" میں نے کہا کہ "جمعہ پڑھانے کے لئے اکثر قادیان جایا کرتے ہیں جمعہ کے لئے قادیان گئے ہیں۔ اور چونکہ آگے رمضان ہے۔ اس لئے واپس نہیں آئیں گے" مسکرا کر پوچھنے لگا۔ کہ "ان کے لڑکے کے ساتھ کیا واقعہ ہوا ہے" اس کا لہجہ بہت طنز آمیز تھا۔

پھر میں ڈاک خانہ کے پاس سے گزر رہا تھا۔ شام کا وقت تھا۔ کافی ہجوم تھا۔ چار پانچ پیغامی کھڑے تھے۔ اور ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے اونچی آواز سے کہہ رہا تھا۔ کہ "او یار تم نے سنا ہے۔ کہ مرزا صاحب اپنے لڑکے سمیت یہاں سے دوڑ گئے ہیں۔ آئے تو خوب تھے۔ مگر ہن تاں جتھوں نکلے ہن۔ او تھے ای دوڑ گئے ہن۔"

جس نوجوان کے متعلق پہلے لکھا ہے۔ اس نے کہا کہ۔ "سنا ہے۔ اب مرزا صاحب نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے۔ اور گورنمنٹ کے خلاف ہو گئے ہیں۔" میں نے جواب دیا۔ کہ "اگر مقامی حکام کے ساتھ ہمارے تعلقات کشیدہ ہو جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ تو نہیں۔ کہ ہم گورنمنٹ کے خلاف ہو جائیں۔ ہم ہٹلر کے مقابلہ میں گورنمنٹ کو حق پر سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ کے موافق ہیں۔" کہنے لگا کہ "یہ تو پالیسی ہوئی نہ۔"

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲۔ تبوک ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۹ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو حرارت کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ اور دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خیر و عافیت سے ہے۔ الحمد للہ

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے رمضان المبارک میں نماز تراویح کے لئے حسب ذیل انتظام کیا گیا ہے۔ مسجد مبارک میں حافظ قدرت اللہ صاحب سحری کو پڑھائیں گے اور مسجد اقصیٰ میں حافظ محمد رمضان صاحب۔ مسجد دارالفتوح میں حافظ محمد یوسف صاحب۔ مسجد دارالرحمت میں حافظ صوفی غلام محمد صاحب۔ مسجد نور میں حافظ عنایت اللہ صاحب۔ مسجد دارالفضل میں حافظ شفیق احمد صاحب عشاء کے بعد پڑھائیں گے۔

رمضان کے پہلے عشرہ میں مولوی ظہور حسین صاحب۔ دوسرے میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور آخری عشرہ میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی قرآن شریف کا درس دیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے کا صاحبزادہ مرزا مبارک احمد جو کنگ ایڈورڈ میموریل سینٹوریم بھوالی میں زیر علاج ہے۔ رو بصحت ہے۔ احباب رمضان کے مبارک ایام میں عزیز موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

آج رمضان المبارک کا چاند دیکھا گیا۔

میں آج شام The oaks گیا Tehra Round سے جو راستہ اس کوٹھی کو جاتا ہے۔ اس کے پاس ایک بنچ ہے۔ اس پر چار پانچ پیغامی نوجوان بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکرانے لگے۔ اور ان میں سے ایک کہنے لگا "یار دُنیا میں دجالیت بہت پھیل گئی ہے"۔ ان کا رویہ بہت شرارت آمیز معلوم ہوتا تھا۔ آجکل پیغامی بیحد خوش و مسرور ہیں۔ اور بالکل شرارت پر تلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ شرارتی پیغامیوں میں سے اکثر حصہ لائل پوری خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ پیغامیوں کی باتیں سنکر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان کا رویہ بالکل احراری غنڈوں کی طرح ہو رہا ہے"۔

میں غیر مبایعین کے اس رویہ کے متعلق کچھ زیادہ نہیں لکھنا چاہتا۔ ہر شریف انسان اس خط کو پڑھ کر خود سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی ذہنیت اور زبان کس حد تک گندی ہو چکی ہے۔

ان کا یہ کہنا کہ "مرزا صاحب اپنے لڑکے سمیت یہاں سے دوڑ گئے ہیں"۔ اتنا خلاف واقعہ ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دس تاریخ کو پولیس کے آنے سے نصف گھنٹہ قبل۔ جبکہ پولیس کے آنے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک تار قادیان بھیج چکا تھا جو ۱۱/۵۵ پر ڈلہوزی کے بڑے ڈاک خانہ سے (جو ہماری کوٹھی سے کوئی بیس منٹ کے فاصلہ پر واقعہ ہے) روانہ ہو گیا تھا۔ ذیل میں اس تار کی نقل درج کی جاتی ہے۔ جس سے واضح ہو۔ کہ حضور کے قادیان تشریف لے جانے کا اس واقعہ سے پہلے فیصلہ ہو چکا تھا۔ اور اس کے متعلق قادیان بذریعہ تار اطلاع بھی بھیجی جا چکی تھی۔ تار یہ ہے:-

(ترجمہ)
ڈلہوزی ۱۰ ستمبر
بوقت ۱۱/۵۵
مولوی شیر علی قادیان
انشاء اللہ کل بعد دوپہر کے قریب براستہ ہرچووال قادیان پہونچ رہا ہوں (نہر کی پٹڑی کے) پھاٹکوں کے کھلوانے کا انتظام کردیں:
خلیفۃ المسیح

MITIRFAL.

INDIAN POSTS AND TELEGRAPHS DEPARTMENT.

C.

NOTICE.
This form must accompany any inquiry made respecting this Telegram.

LH
8 C

Charges to pay.	
Rs.	As.
	1

INDIAN TEL. 10 SEP. 41

Handed in at (Office of Origin)	Date	Hour	Minute	Service Instructions	Words
Dalhousie	10	11	55		16

Recd. here at 13 35 M.

TO

Maulvi Sherali Qadian
Reaching tomorrow About 2 PM
Via Harchowal Inshaalah
Arrange opening Gates
Kalifatulmasih

N.B.—The name of the sender, if telegraphed, is written after the text.

ان حالات میں جو دوست و دشمن پھیلا رہے ہیں۔ یہ کہنا کہ حضور اس واقعہ کی وجہ سے ڈلہوزی سے بھاگ گئے۔ ایک ایسا افترا ہے جس کی جرأت بہت کم لوگوں کو ہوگی۔ حق یہ ہے کہ المرء یقیس علیٰ نفسہ سوا اس کے کہ یہ سمجھا جائے کہ غیر مبایعین نے حضور کے متعلق جس خیال کا اظہار کیا ہے وہ خود ان ہی کے اندرونہ کا نقشہ ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ کمینہ شخص دوسرے کو بھی کمینہ ہی سمجھتا ہے:

عبدالرحیم درد

دفتر محاسب کا اعلان برائے ماہ رمضان

رمضان المبارک میں چونکہ تمام دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا وقت کارکردگی ۹ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفتر محاسب میں ہر قسم کا چندہ ایک بجے تک وصول کیا جائے گا۔ لیکن ذاتی امانتوں کے حسابات میں روپیہ کا لین دین بارہ بجے تک ہوگا۔ (محاسب)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

از جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

۲

گزشتہ اشاعت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے اخلاص اور فنا فی الامام کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے خطبہ جمعہ میں اس کا اظہار فرمایا۔ میں نے اس مضمون کی پہلی قسط اس وقت لکھی تھی۔ جبکہ حضور کا خطبہ جمعہ یہاں نہ پہونچا تھا۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ یہ واقعہ "الحکم" میں آج سے سات برس پیشتر شائع کر چکا ہوں۔ اور بھی بہت سے واقعات حضرت موصوف کی "الحکم" کو شائع کرنے کا فخر اور سعادت حاصل ہے۔

میں نے بیان کیا ہے۔ کہ حضرت منشی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریباً ہر سفر میں ساتھ رہے ہیں اور احباب کپور تھلہ جب بھی اپنے دل میں ایک جوش پاتے۔ فوراً قادیان چلے آتے۔ انہوں نے کبھی یہ سوچا ہی نہیں تھا۔ کہ اس راہ میں کسی قسم کا نقصان بھی ہوتا ہے۔ یا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کر لیا تھا۔

نیا نو دن پرانا سو دن

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جالندھر کے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور اکثر احباب بھی اس موقعہ پر آ گئے تھے۔ ایسا کبھی ہوا ہی نہیں۔ کہ حضور کسی مقام پر گئے ہوں۔ اور احباب پروانوں کی طرح ادھر اُدھر سے آ کر جمع نہ ہو گئے ہوں۔ ان آنے والوں میں دور و نزدیک یعنے فاصلہ اور خرچ کا سوال ہی نہ ہوتا تھا۔ ان کی ایک ہی غرض ہوتی تھی۔ کہ ع

روز واقعہ پیش نگار خود باشیم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قیام کسی قدر لمبا ہو گیا۔ اور احباب جو رخصت لے کر آئے تھے۔ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب رہ گئے۔ حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ حاجی پور سے روز آتے اور چلے جاتے مگر منشی صاحب دھونی رمائے بیٹھے تھے۔

ایک دن حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نظارہ کو دیکھ کر انہیں خطاب کر کے فرمایا۔ نواں نو دن پرانا سو دن

حضرت منشی صاحب نے اپنی اس سعادت پر جائز فخر کیا۔ فرمایا کرتے۔ کہ مجھے اس وقت بہت ہی لطف آیا۔ کہ میں خدا کے فضل سے سو دن والوں اور پرانوں میں شریک ہوں۔ اور میں دل میں سمجھتا تھا۔ کہ الحمد للہ اب خلوت میسر آ گئی۔ مگر چند روز کے بعد پھر حلقۂ احباب وسیع ہونے لگا۔

زندہ دلی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب باقاعدہ تحصیل کئے ہوئے عالم تھے۔ اس زمانہ میں منشی کا لفظ اس شخص پر بولا جاتا تھا۔ جو قدرت انشاء رکھتا ہو۔ اور نہایت ذی علم ہو۔ وہ ایک قادر القلم منشی تھے۔

میں یہاں ان کی زندہ دلی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ان کی طبیعت پاک مزاح کا ایک عجیب رنگ رکھتی تھی۔ اور وہ نہایت سنجیدگی سے ایسی بات کہہ جاتے۔ جو طبیعت میں شگفتگی پیدا کر دیتی۔ ان کی اس فطرت کا اثر آخر تک باقی رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے جو نہایت کریم و رحیم ہے اس نے بھی ان کی اس فطرت کا ذکر ایک واقعہ میں اپنے کلام سے فرمایا۔

کچھ عرصہ گزرتا ہے۔ عزیز محترم منشی محمد احمد صاحب مظہر کا چھوٹا لڑکا ٹائیفائڈ سے بیمار تھا۔ اور حالت نازک ہو گئی۔ حضرت منشی صاحب بھی اس کے لئے دعا کر رہے تھے۔ ان کو آواز آئی۔ "کہ دق کیوں کر رکھا ہے آرام تو آ گیا ہے"۔ صبح پوتے کو دیکھنے گئے۔ اور رات کا واقعہ بیان کر کے ہنسے۔ اور فرمایا۔ کہ واقعی میں نے دق کر دیا تھا۔ نادان جو معرفت الہیہ کے رموز سے واقف نہیں۔ اور جو بندہ اور اس کے خدا کے تعلقات کو نہیں سمجھتے۔ وہ اس قسم کے الفاظ سے ٹھوکر کھاتے ہیں۔ مگر یہ صادقوں کی تسلی اور روح کی سکینت کے لئے بطور جان ہیں۔ ان سے ہی وہ اندازہ کرتے ہیں کہ اپنے مولےٰ پر انہیں کیا ناز ہے۔ بخاری میں ایک حدیث آتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اپنے مومن بندے کی جان لینے میں تردد ہوتا ہے۔ یہ اس محبت کا اعلےٰ مقام ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں موت کو قبول کر کے ملتا ہے۔

حضرت منشی صاحب اور اس عصر سعادت کی جماعت نے اپنے آقا و مولےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصائب اور مشکلات کے مقابلہ کے لئے جو نسخہ سیکھا تھا۔ وہ یہی دعا اور استقامت علی الدعا ہی تو تھی۔ مسئلہ دعا کو جس خوبی سے اس جماعت نے سمجھا۔ آج بہت تھوڑے ہیں۔ جو اس کو سمجھتے ہیں انہوں نے اپنی دعا کو اس مقام پر پہونچا دیا کہ آخر اپنے مولےٰ سے اس محبت آمیز پیغام اور جواب کو سن لیا۔ اور بچہ اچھا ہو گیا۔

یہ ایک واقعہ نہیں۔ ان کی زندگی میں بہت سے واقعات ایسے گزرے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایسے واقعات پائے جاتے ہیں اور آپ کے الہامات میں بعض اوقات ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ کہ سنن الہیہ سے ناآشنا ان کو زجر سمجھتا ہے لیکن وہ انتہائی محبت کا رنگ ہوتا ہے۔ ایک واقعہ تو وہی ہے۔ جو حضرت اقدس کی تصانیف میں شائع شدہ ہے۔ کہ ایک مقدمہ کے متعلق حضرت اقدس کو قبل از وقت اللہ تعالےٰ نے بشارت دی۔ کہ ڈگری ہو گئی ہے۔ اس تاریخ پر حضور تشریف نہ لے گئے۔ اور مخالفین نے آ کر مشہور کر دیا۔ کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے۔ بشریت کے تقاضا نے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے متاثر کیا۔ تو پھر زور سے الہام ہوا۔ "ڈگری ہو گئی ہے مسلمان ہے"

ایسا ہی ایک واقعہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ حضرت اقدس کو خارش کی بہت تکلیف ہو گئی۔ تمام ہاتھ بھرے ہوئے تھے۔ لکھنا یا دوسری ضروریات کا سر انجام دینا مشکل ہو گیا۔ علاج بھی برابر کرتے تھے۔ مگر خارش دور نہ ہوتی تھی۔ ہم لوگ آپ کی طبیعت کو دیکھتے تھے۔ مگر کچھ کر نہ سکتے تھے۔ ایک دن میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عصر کے قریب وقت تھا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آپ کے ہاتھ بالکل صاف ہیں۔ مگر آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کے آنسو اس طرح بہتے نہ دیکھے تھے۔ میرے دل کی عجیب کیفیت ہوئی۔ میں نے جرأت کر کے پوچھا۔ کہ حضور خلافِ معمول آج آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟

حضور نے فرمایا۔ کہ میرے دل میں ایک معصیت کا خیال گزرا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے۔ اور ادھر صحت کا یہ حال ہے۔ کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شکایت رہتی ہے۔ اس پر مجھے الہام ہوا۔ "کہ ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے"۔ اس سے میرے قلب پر بے حد رقت اور ہیبت طاری ہے۔ کہ میں نے ایسا خیال کیوں کیا۔ ادھر تو یہ الہام ہوا مگر جب اُٹھا۔ تو ہاتھ بالکل صاف ہو گئے اور خارش کا نام و نشان نہ رہا۔ ایک طرف اس پُر شوکت الہام کو دیکھتا ہوں دوسری طرف اس فضل اور رحم کو۔ تو میرے دل میں اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال اور اس کے کرم کو دیکھ کر انتہائی جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔

اپنے مولےٰ پر ناز

حضرت منشی صاحب نے جب یہ واقعہ بیان کیا۔ تو خود بھی چشم پُر آب ہو گئے۔ فرماتے تھے۔ کہ میں نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنسو بہتے دیکھے۔ تو میرے دل میں یہ آیا۔ کہ کوئی خاص صدمہ ہوا ہے۔ اور میں اس کی تلافی کے لئے اپنے نفس میں ہر قسم کی قربانی کا صحیح جوش پاتا تھا۔ میری طبیعت میں اس قدر کرب اور اضطراب پیدا ہوا۔ کہ میں نے مجنونانہ حضور سے سوال کر دیا۔ اور جب آپ نے اس کی وجہ بتائی

تو میری محبت اور ادب کا رنگ بہت تیز ہو گیا۔ فرماتے تھے کہ میں تو پہلے ہی سے یقین کرتا تھا۔ کہ حضرت کو اپنے مولے پر ناز ہے۔ لیکن جب اس واقعہ کو بچشم خود دیکھا تو باوجودیکہ آپ سے انتہائی محبت اور بے تکلفی تھی۔ مگر طبیعت میں ادب اور آپ کی عظمت بہت بڑھ گئی۔ اور پھر تو میں اپنی طبیعت پر جبر کر کے آپ کے چہرہ کو دیکھتا تھا۔ کیونکہ اسی دن سے طبیعت پر آپ کی شان و شوکت کا دوسرا رنگ نمایاں ہو گیا ؛

یہ واقعہ لدھیانہ کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ایام میں لدھیانہ میں تھے۔ اور ازالہ اوہام چھپ رہا تھا۔ غرض میں یہ بیان کر رہا تھا۔ کہ حضرت منشی صاحب کی طبیعت میں زندہ دلی اور شگفتگی تھی مولوی محمد چراغ اور مولوی محمد معین الدین ان کی شگفتہ مزاجی کا ایک اور واقعہ بیان کئے بغیر میں آگے نہیں جاتا۔ فرمایا ایک مرتبہ ایک مولوی تحقیق حق کے خیال سے قادیان آیا۔ چھوٹے سے قد کا تھا۔ بارہ نمبردار اس کے ساتھ تھے۔ وہ بحث نہ کرتا بلکہ خود اپنے نقطۂ نظر سے حالات دیکھتا تھا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب رہتا تھا۔ رات کو وہ میرے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ ایک بات پوچھتا ہوں اگر آپ سچ سچ بتا دیں اعتقاد کا خیال نہ کریں۔ عربی زبان میں جو حضرت کتابیں لکھ رہے ہیں۔ ان کی تصنیف میں مدد دینے کے لئے کچھ لوگ ہوں گے جو رات کو مدد دیتے ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں دو آدمی ہیں جو آپ کو مدد دیتے ہیں۔ ایک کا نام مولوی محمد معین الدین ہے۔ اور دوسرے کا نام مولوی محمد چراغ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے میں اسقدر قریب تھا کہ میری آواز وہاں تک بخوبی پہنچتی تھی۔ حضرت نے جب یہ سنا تو بے اختیار ہنس پڑے۔ میں نے سمجھا کہ بات آئی گئی ہو گئی۔ دوسرے دن جب عصر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا منشی جی ان علماء کو دکھا بھی تو دو۔ میں نے دونوں کو بلا کر سامنے کر دیا۔ اور اس سے ایک بڑا لطف مجلس میں پیدا ہو گیا۔ وہ ایک بڑا خوان شیرینی کا لایا۔ اور عرض کیا کہ میری تسلی ہو گئی۔ میری بیعت قبول فرمائی جاوے۔ حضرت نے اسکی اور اس کے ہمراہیوں کی بیعت لے لی۔ اور ہنس کر فرمایا یہ شیرینی شیرینی منشی جی کو دو۔ کہ وہ ہدایت کا موجب ہوئے ہیں۔ نئے لوگ شائد اس سے لطف نہ اٹھا سکیں۔ کیونکہ بہت تھوڑے ہونگے جنہوں نے ان علماء کو دیکھا ہو۔ ایک حافظ معین الدین رضی اللہ عنہ تھے جنکو حافظ معنا بھی کہا کرتے تھے۔ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ دوسرا مولوی چراغ ایک جولاہا ہے۔ جو اسوقت مدرسہ احمدیہ میں چپڑاسی ہے۔ اسوقت وہ ایک نابالغ لڑکا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کا کاروبار سودا سلف لانے کا کرتا تھا۔ یا بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ حضرت منشی صاحب کی زندہ دلی اور شگفتہ مزاجی کے صرف ان واقعات پر اکتفا کرتا ہوں ؛

تحریک جدید کی کامیابی

تحریک جدید احمدیت میں ایک عظیم الشان "انقلاب" برپا کرنے والی تحریک ہے جو القائے ربانی کے ماتحت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج سے سات سال پیشتر جماعت کے سامنے پیش فرمائی۔ اس کی وجہ سے جماعت میں حیرت انگیز بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور سلسلۂ حقہ کی عظیم الشان ترقی کا باعث بن رہی ہے۔ مگر وہ مقصد جس کے لئے آج خدا تعالےٰ نے احمدیت کو نازل فرمایا بہت بلند ہے۔ ہماری منزل مقصود ابھی کوسوں دور ہے۔ اور اس کے ہر قدم پر مشکلات کے پہاڑ ہیں جنہیں عبور کرنے کے لئے مسلسل اور پیہم قربانیوں اور عظیم الشان جدوجہد کی ضرورت ہے جماعت احمدیہ کی موجودہ کامیابی آئندہ کی عظیم الشان ترقیات کا محض ایک اجمالی نقشہ پیش کرتی ہے۔ اور تحریک جدید ان قربانیوں کی پہلی کڑی ہے۔ جس کے بغیر اس مقصد اعلیٰ کا حاصل کرنا ناممکن ہے۔ پس آئندہ کی ترقیات کا مدار تحریک جدید کی کامیابی پر ہے۔ مگر اس الٰہی تحریک کو کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔ جب تک کہ اس کی حقیقی روح نہ صرف سلسلہ کے بزرگوں بلکہ نوجوانوں میں بھی اخلاص اور قربانی کی صحیح تڑپ اور جوش نہ پیدا کرے۔ جب تک نوجوانان سلسلہ کی صحیح تربیت اور اصلاح نہ کی جائے۔ اور ان میں یہ احساس پیدا نہ کیا جائے۔ کہ آئندہ کیا کیا ذمہ واریاں ان پر عائد ہونے والی ہیں تب تک وہ عظیم الشان مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے تحریک جدید جاری کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس ضرورت کو سمجھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ اور جماعت کو نہایت پُر زور الفاظ میں توجہ دلائی۔ کہ تحریک جدید کے ساتھ ساتھ اس تحریک کو بھی نوجوانان سلسلہ میں رائج کریں۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء میں جماعت کو مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی تلقین فرماتے ہوئے فرمایا۔ "اگر دوست چاہتے ہیں کہ وہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں۔ تو ان کے لئے ضروری ہے کہ . . . . . ہر جگہ نوجوانوں کی انجمنیں قائم کریں۔" چنانچہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اکثر جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہو چکی ہیں۔ اور جماعت کے اکثر نوجوان حضور کی اس مبارک تحریک کے ماتحت منظم ہو چکے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے حضور کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے پوری تندہی سے کوشاں ہیں ؛

مخلصین سلسلہ پر اس تحریک کی اہمیت اور ضرورت پوری طرح واضح ہو گی۔ اس لئے ان کو چاہیئے کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ سے پورا پورا تعاون فرمائیں ؛

مجلس ہذا کا حلقۂ عمل نہائت وسیع ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اخراجات میں بھی گوناں ترقی ہو رہی ہے۔ اس لئے ان مخلص اور مقتدر اصحاب جماعت کی خدمت میں جو احمدیت کی ترقی کی حقیقی تڑپ اپنے میں محسوس کرتے ہیں۔ گزارش ہے کہ مجلس ہذا کی حسب استطاعت مالی امداد فرمائیں۔ اور اب جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دفتر کے لئے ایک عمارت کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے۔ مجلس سے تعاون فرماتے ہوئے عمارت فنڈ میں شمولیت کی جلد خاکسار کو اطلاع بخشیں ؛

خاکسار۔ ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بجٹ سال حال کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو سال حال یعنی ۴۲-۱۹۴۱ء کے لئے بجٹ مقرر کر کے اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔ جن جماعتوں کی طرف سے بجٹ تشخیص ہو کر نہ آئے تھے۔ ان کے بجٹ ان کے کسی پچھلے سال کے مرممہ بجٹ کے مطابق تجویز کر لئے گئے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو مجوزہ بجٹ تسلیم نہ ہو۔ تو وہ بہت جلد اپنا صحیح بجٹ تشخیص کر کے بھجوا دے۔ تاکہ ان کے بجٹ میں ابھی ترمیم کی جا سکے ؛

ناظر بیت المال

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ رائٹر کی اطلاع ہے کہ جرمنی نے ترکی کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ درہ دانیال اس کے حوالہ کر دیا جائے اور کہ یہ باور کرنے کی معقول وجوہ ہیں۔ کہ جرمنی آئندہ چند ہفتوں میں درہ دانیال اور باسفورس پر حملہ کرنے والا ہے۔ دراصل کاکیشیا پر ہٹلر کا قبضہ نہیں ہو سکتا جب تک بحیرہ اسود پر اس کا مکمل کنٹرول نہ ہو اور یہ درہ دانیال پر قبضہ کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ترکی نے اس الٹی میٹم کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ جرمنی ترکی کے علاقہ تھریس پر بلغاریہ کے رستہ حملہ کر دے گا۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیر اطلاعات نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ بہتر ہے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ سارا یوکرین روسیوں سے چھن چکا ہے اگرچہ ابھی کچھ علاقہ پر ان کا قبضہ ہے۔ مگر جرمن فوجیں ایسی حالت میں ہیں کہ اس پر آسانی سے قابض ہو سکتی ہیں۔ برطانیہ کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ گو عملی طور پر ابھی کریمیا پر روسیوں کا قبضہ ہے۔ مگر وہ باقی روس سے کٹ چکا ہے۔ نیویارک ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ کیف سے جرمن فوجیں بڑھ کر بحیرہ ازوف کے ساحل تک جا پہنچی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کاکیشیا کو براہ راست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ کیف کے مشرق میں روسی فوجوں کا محاصرہ کرنے کے بعد جرمنوں نے ایک لاکھ ۴۰ ہزار روسی قیدی بنائے ہیں۔ نیز ۱۵۱ ٹینکوں اور ۶۰۰ توپوں پر قبضہ کیا ہے۔ روسی ہائی کمانڈ کی طرف سے ابھی ان میں سے کسی بات کی تصدیق نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ اب تک یہی کہہ رہے ہیں۔ کہ کیف کی جنگ تا حال جاری ہے۔ نیز یہ کہ لینن گراڈ میں جرمنوں نے گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں کوئی ترقی نہیں کی۔ جرمن بھی اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ روسی شدید جوابی حملے کر رہے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ مارشل وارشیلاف کا بیٹا انہوں نے قید کر لیا ہے۔

نیویارک ۲۱ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ روسی اور جاپانی فوجوں میں سرحد پر کئی بار تصادم ہو چکا ہے۔ دونو ملکوں میں کشمکش بڑھ رہی ہے۔ اور دونو اپنی اپنی سرحد پر فوجیں جمع کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ شام میں اگرچہ تمام پارٹیوں کے لیڈروں نے مل کر حکومت قائم کی ہے۔ مگر انتہا پسند قوم پرستوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ بلکہ نئی حکومت سے عدم تعاون کر رہے ہیں۔

بنکاک ۲۱ ستمبر سیام کے وزیر اعظم نے اپنے ہم وطنوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا۔ جس میں کہا کہ صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ اور کسی وقت بھی ایسی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ جو سیام کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر آج برطانیہ میں روس کے لئے "ٹینکوں کی تحریک" کا آغاز کیا گیا۔ اس موقعہ پر روس کے وزیر اطلاعات نے ایک پیغام ماسکو ریڈیو سے براڈکاسٹ کیا جس میں کہا۔ روس کو ٹینکوں کی ضرورت ہے۔ بہت زیادہ ٹینکوں کی۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ ٹینک روس بھیجے جائیں۔

طہران ۲۱ ستمبر۔ ایرانی پارلیمنٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ سابق شاہ رضا شاہ پہلوی کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ انہوں نے امریکہ میں پچاس لاکھ پونڈ اور برطانیہ میں اس سے بھی زیادہ سرمایہ محفوظ کر رکھا ہے۔ دو وزیر اصفہان میں ان کے پاس یہ پیغام لے کر گئے ہیں۔ کہ اپنی تمام جائداد حکومت کے حوالہ کر دیں۔

برلن ۲۲ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ کے ایک خاص اعلان میں دو روسی جزائر مون اور ردمن پر قبضہ کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۲ ستمبر جرمن ہوائی جہاز کئی روز سے لینن گراڈ کے محاذ پر روسی صفوں پر موسلا دھار بمباری کر رہے ہیں۔ مگر روسی مضبوطی سے اپنے مورچوں پر قائم ہیں۔ دشمن ایک انچ بھی پیشقدمی نہیں کر سکا۔ بلکہ بعض مقامات پر اسے پیچھے ہٹنا پڑا۔

سائیگال ۲۱ ستمبر ہند چینی کے ریڈیو نے سٹاک ہالم سے آمدہ یہ خبر نشر کی ہے کہ یوکرین میں روسی فوجوں کے کمانڈر مارشل بڈنی کو برطرف کر دیا گیا ہے مگر روسی حلقوں سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۱ ستمبر مقبوضہ فرانس میں جرمن سپاہیوں پر جو حملے ہو رہے ہیں۔ مارشل پیٹان نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ان حملوں سے ہم پر نئی مصیبتیں نازل ہونگی دراصل یہ مجرمانہ حملے غیر ملکی جاسوسوں کی کارستانی ہے۔ وشی گورنمنٹ ان حملوں کی روک تھام کے لئے ہر تدبیر بروئے کار لائے گی۔ آپ نے اہل ملک سے اپیل کی۔ کہ مصیبت کے ایام میں ملک کی یکجہتی اور اتحاد کی حفاظت کریں۔ اور وطن کی عزت و آبرو کے صدقہ پرامن رہتے ہوئے اپنی حکومت سے مخلصانہ تعاون کریں۔

لنڈن ۲۱ ستمبر ایک جرمن مشن صوفیہ پہنچ گیا ہے۔ جو جرمنی اور بلغاریہ کے مابین اقتصادی تعلقات کے متعلق تبادلہ خیالات کرے گا۔ جرمنی مکمل قبضہ سے قبل بلغاریہ کو اقتصادی طور پر غلام بنانا چاہتا ہے

لنڈن ۲۱ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یکم جنوری لغایت یکم اگست ۱۹۴۱ء ایک ہزار جرمن ہوائی جہاز برباد کئے گئے۔ اس اثناء میں برطانیہ کے صرف تین سو جہاز کام آئے۔

شملہ ۲۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند مختلف چیزوں کی قیمت پر کنٹرول کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں صوبائی حکومتوں سے بھی مشورہ لیا جا رہا ہے پنجاب کیبنٹ کی ایک اہم میٹنگ کل ہو رہی ہے۔ وزراء کو کوروکشیتر کے میلہ سے بذریعہ تار واپس بلایا گیا ہے۔ اس میٹنگ میں گندم کی قیمت پر کنٹرول کا سوال زیر بحث لایا جائے گا۔

شملہ ۲۱ ستمبر پنجاب ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ کے نفاذ کے بعد اس میں جو مشکلات نظر آئی ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ترمیمی بل پیش کیا جا رہا ہے۔

کراچی ۲۱ ستمبر سندھ کے وزیر اعظم خان بہادر اللہ بخش صاحب نے ایک بیان میں کہا ہے کہ صوبہ سندھ کو چونکہ فضائی حملوں کا سب سے زیادہ خطرہ ہے اس لئے صوبہ کے دفاع کے پیش نظر میرا ڈیفنس کونسل میں شریک ہونا ضروری ہے اور میں اس سے استعفیٰ نہیں دے سکتا۔

لنڈن ۲۱ ستمبر موسم کی خرابی کے باوجود کل رات ہمارے ہوائی جہازوں نے جرمنی پر شدید حملے کئے۔ اور برلین و فرانکفورٹ کے علاوہ بعض بندرگاہوں پر سخت بمباری کی۔ جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔

لنڈن ۲۱ ستمبر جرمنی میں مزدوروں کی حالت نہایت خستہ ہے۔ مزدوروں کا ایک کثیر حصہ فوج میں بھیج دیا گیا ہے غیر ملکی مزدور جو جرمنی میں کام کرتے ہیں۔ قریباً بیس لاکھ ہیں۔ اکثر اطالوی ہیں۔ اٹلی نے دسمبر تک مزید ۲ لاکھ مزدور بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ سپین گورنمنٹ نے بھی ایک لاکھ مزدور جرمنی کو سپلائی کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ناروے میں بھی مزدور جرمن حکام کے ساتھ تعاون نہیں کرتے۔ انہیں موت کی دھمکی دے کر کام کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر میلان سے آمدہ خبروں سے پایا جاتا ہے کہ کیف میں روسی فوجوں کے ہتھیار ڈالنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ بہت تھک گئی تھیں۔ شہر میں ایک ہفتہ سے پانی نہیں مل رہا تھا۔ منڈیوں میں اناج کا ایک دانہ نہ تھا۔ مشرقی یوکرین کی جنگ کے زخمیوں کی بھاری تعداد وہیں رکھی گئی تھی۔ ہسپتال۔ چرچ۔ سکول تھیٹر۔ سینما بلکہ پرائیویٹ مکانات بھی بھرے ہوئے تھے۔ جب جرمن داخل ہوئے تمام لوگ بلکہ زخمیوں نے بھی گذشتہ ۷۲ گھنٹوں سے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

دفتر محاسب کے ذریعہ الفضل کا چندہ ارسال کرنیوالے اصحاب

جو دوست دفتر محاسب کے ذریعہ "الفضل" کا چندہ ارسال فرماتے ہیں۔ ان کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ چونکہ دفتر محاسب سے کئی کئی دن کے بعد روپیہ کی وصولی کی اطلاع دفتر الفضل میں پہنچتی ہے۔ اسلئے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ترسیل چندہ کے متعلق عدم علم کے باعث (۱) بعض اصحاب کے نام وی۔ پی ارسال کر دیا جاتا ہے۔ (۲) اگر پرچہ بند ہو چکا ہو تو جلدی جاری نہیں کیا جا سکتا۔ (۳) اگر کوئی نیا خریدار ہو۔ تو اس کے ارشاد کی تعمیل جلد نہیں کی جا سکتی۔ اس سے احباب کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کی شکایات کے انسداد کیلئے ضروری ہے، کہ یا تو "الفضل" کا چندہ براہ راست منیجر "الفضل" کو ارسال کیا جائے۔ یا اگر دفتر محاسب کے ذریعہ بھیجا جائے۔ تو ساتھ ہی بذریعہ خط اسکی اطلاع منیجر "الفضل" کو بھیج دی جائے۔ بصورت دیگر عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر عائد نہ ہو گی۔

منیجر "الفضل"

ضرورت رشتہ

ایک شریف مخلص احمدی سید خاندان کی کنواری لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی نے مڈل (انگلش) کا امتحان فرسٹ ڈویژن اور آنرز (Honours.) میں پاس کیا ہے۔ اور نواب رضوی گورنمنٹ ٹریننگ کالج پٹنہ (بہار) میں دو سال کی ٹریننگ لیکر سند کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا ہے اس کے علاوہ ڈرائنگ ہائجین اور ہوم نرسنگ کے ڈپلومہ کا امتحان درجہ اول میں پاس کر چکی ہے اور سلائی اور کشیدہ کاری وغیرہ میں علاوہ ڈپلومہ کے ایک طلائی تمغہ بھی اسے کالج کی طرف سے دیا گیا ہے لڑکی امور خانہ داری سے واقف دیندار اور خوش سیرت ہے، ضرورت ہے۔

خط و کتابت ا/ معرفت منیجر صاحب "الفضل" قادیان پنجاب ہو

ضرورت رشتہ

ایک احمدی دوست عمر تقریباً ۳۸/۳۹ سال زمیندار ملازم ایک شرعی ضرورت کے ماتحت نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ پہلی بیوی سے تین لڑکے موجود ہیں۔ سب سے چھوٹے بچہ کی عمر تقریباً تین سال ہے۔ لڑکی شریف امور خانہ داری سے واقف دین دار ہو۔ خط و کتابت بنام:-

غلام حسین چٹھہ احمدی مقام موہلنکی ڈاک خانہ خانکی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

مجرب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہو۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ آپ کو مہیا کر کے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

حب مروارید عنبری

یہ دوا دل اور دماغ کی طاقت کے لئے بے نظیر ہے۔ لمبی بیماریوں کے بعد یا زیادہ کام کرنے کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس سے بعض ایسے مریضوں کو بھی جو سالہا سال سے دل کی دھڑکن یا دماغ کی کمزوری میں مبتلا تھے حیرت انگیز فائدہ ہوا۔ یہ دوا تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ اور صدیوں سے اطباء کی مجرب ہے دواخانہ نے اور اصلاح کر کے اسے ایک بے نظیر دوا بنا دیا ہے۔ دل و دماغ۔ معدہ یا جگر کی کمزوری ایسی نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ ایسے امراض کو بے علاج چھوڑ دینا نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ) اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:-

مکرمی جناب ماسٹر محمد رمضان صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"میرا لڑکا دل کی دھڑکن کی وجہ سے بیمار تھا۔ میں نے مختلف جگہ سے اس کا علاج کرایا۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اتفاقاً مجھے منیجر صاحب دواخانہ خدمت خلق سے ملنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے اپنی دوائی حب مروارید عنبری کے استعمال کی تحریک کی۔ چنانچہ میں نے اپنے بچے پر اس کو استعمال کیا۔ بےحد مفید ثابت ہوئی۔"

ملنے کا پتہ:- منیجر دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچئے۔ پہلی سروس صبح ۷ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے۔

خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے

دی منیجر کراؤن بس سروس

بشمولیت

رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

خطبہ نمبر ہندو مسلم لیڈروں کے نام جاری کرائیے

گذشتہ سال بہت سے احباب نے ہندوستان کے قریباً تمام ہندو مسلمان لیڈروں کے نام "الفضل" کا خطبہ جمعہ نمبر جاری کرایا تھا۔ ان لیڈروں میں گاندھی جی۔ پنڈت جواہر لعل صاحب نہرو۔ پنڈت مالویہ جی۔ مولانا ابوالکلام صاحب مسٹر جناح تک بھی شامل تھے۔ ان اور دوسرے تمام لیڈروں کے نام سارا سال خطبہ نمبر جاتا رہا۔ اور وہ اس کا مطالعہ کرتے رہے۔ اب پھر اس سلسلہ کو جاری کرنا چاہئے۔ پس احباب دو روپیہ سالانہ بھیجکر جس لیڈر کا نام لکھیں انکو ایک سال تک خطبہ نمبر بھیجا جائے گا۔ منیجر الفضل

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ اور بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں۔ تو اپنے حلقہ میں دوسروں کو خریداری کی تحریک فرمائیں۔ اگر خریدار نہیں تو خریدار نہیں